بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلدنمبر۔14 مدیر۔نعیم احمد نیرّ کتابت وڈیزائننگ: رشید الدین، عاصم شہزاد، شرافت اللہ۔ ماہ شہادت 1388 ہجری شمسی، بمطابق اپریل 2009ء شمارہ نمبر 4

حدیث حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپؐ نے تین بار فرمایا: کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے (گناہوں) کا نہ بتاؤں؟۔آپؐ نے فرمایا: اللہ کا شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لئے ہوئے تھے۔ آپؐ بیٹھ گئے اور اس بات کو دہراتے چلے گئے۔ہم نے کہا کہ کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔

(صحیح مسلم جلد اوّل صفحہ ۸۱، شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

مقابلہ ''بہترین ہمسائے'' میں حلقہ Mainz کی دوسری پوزیشن

حلقہ Mainz میں مورخہ ۱۳ فروری کو ''آؤس لینڈر بائیراٹ'' کے زیر انتظام Neujahresemfang کے موضوع پر ایک پروگرام ہوا۔اس میں تمام شہر میں بسنے والی غیر ملکی تنظیموں کے ہیڈز کو دعوت دی گئی تھی۔اس پروگرام میں ۲۰۰ افراد شامل ہوئے۔جن میں OB Herr Jens Beutel کے علاوہ بہت سی سیاسی شخصیات نے شرکت کی مثلاً Stadtrat کے نمائندگان، پولیس، پولیس چیف وآفیسر اور اخباری نمائندگان وغیرہ شامل تھے۔اس پروگرام کی خاص بات یہ تھی کہ گزشتہ سال شہر کی انتظامیہ کی طرف سے ایک مقابلہ رکھا گیا تھا۔جس کا موضوع (بہترین ہمسائے) تھا۔اس میں بہت ساری تنظیموں نے حصہ لیا۔آؤس لینڈر بائیراٹ کے صدر کے کہنے پر خاکسار نے بھی جماعت کی طرف سے کئے گئے رفاہی کاموں کی تفصیل قرآن کریم کی آیت جو حقوق العباد سے متعلق تھی اور ایک حدیث، ہمسائیوں کے بارے میں ساتھ لکھ کر دی۔ انعام کا فیصلہ کرنے کے لئے ٹیم میں چیف میئر OB Herr Jens Beutel، غیر ملکیوں کی کمیٹی (آؤس لینڈ بائیراٹ) کے صدر Herr Selim Özdemer، Leiter des Wohnbau Mainz und Frau Elke J Hecht Leiterin des Migration Büros شامل تھے۔پروگرام کا آغاز چیف میئر جناب بیوٹل صاحب نے کیا اور سب سے پہلے نئے سال کی مبارکباد دی اور ساتھ ہی آج کے مقابلہ موضوع کا ذکر بھی کیا۔ پہلی پوزیشن حاصل کرنے والی تنظیم کے ذکر کے بعد جماعت احمدیہ Mainz کا نام دوسری پوزیشن کے لئے بولا۔ اور سب حاضرین کو جماعت کے رفاہی کاموں کے بارے میں بتایا۔اور ایسے رفاہی کاموں کے کرنے پر جماعت کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اس موقع پر جماعت کی MTA کی ٹیم نے ریکارڈنگ بھی کی۔اور اس تقریب کے بعد مختلف سیاسی شخصیات کے انٹرویو بھی کئے۔

(رپورٹ۔داؤد احمد قمر سیکرٹری تبلیغ)

Darmstadt شہر کے طلبہ کی مسجد نورالدین میں آمد

مورخہ ۲ مارچ کو Darmstadt شہر کے اسکول گمنازیم کی گیارویں کلاس کے تقریباً ۶۰ طلبہ مسجد نورالدین میں تشریف لائے۔ایک دن کے شارٹ نوٹس پر آنے والے طلبہ کے لئیے مکرم لوکل امیر صاحب نے ایک پوری ٹیم کے ساتھ مل کر فوراً سارے انتظامات مکمل کروائے۔ٹھیک ایک بجے طلبہ مسجد میں آنا شروع ہوئے اس ٹیم میں ان کے دو ٹیچر بھی شامل تھے۔مکرم ومحترم حافظ طارق احمد صاحب لوکل امیر، اور محترم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ سٹیج پر دونوں ٹیچرز کو بھی جگہ دی گئی۔سب سے پہلے محترم لئیق احمد منیر صاحب نے جماعت احمدیہ اور مسجد کا تعارف کروایا اور عبادت کی اہمیت بیان کی۔اس کے بعد طلبہ نے اسلام احمدیت پر بہت سارے سوالات کئے۔جن کے جوابات دیئے گئے یہ سلسلہ تقریباً پونے دو گھنٹہ جاری رہا۔ان طلبہ میں آدھے دوسرے ملکوں سے تعلق رکھتے تھے۔

آخر پر سب مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

قرآن کریم

(ترجمہ)۔مومنوں کا قول، جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں۔(سورۃ النّور،۵۲، ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالےٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے۔اس میں کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیت رکھو۔عمل صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو۔اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہے اور کچھ دنیا کا بننا چاہے تو یہ محض ایک فساد ہے۔ایسی حالت سے بچنا چاہیئے۔

(ملفوظات جلد ۹، صفحہ ۹۶)

لوکل امارت Frankfurt: میں تبلیغی سرگرمیاں

مورخہ یکم فروری کو مسجد نور میں ایک تبلیغی نشست کی گئی۔ جس میں ۷ جرمن شامل ہوئے۔انہیں نور مسجد کا تعارف کروایا گیا۔مکرم ومحترم ہدائت اللہ حبش صاحب نے مہمانوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔یہ نشست دو گھنٹہ جاری رہی۔

مورخہ ۸ فروری کو مسجد نور میں شام ۴ بجے ایک بڑی تبلیغی نشست کی گئی۔جس میں ۴۵ جرمن احباب وخواتین جن کا تعلق چرچ سے تھا، نے شرکت کی۔مکرم ومحترم ہدائت اللہ حبش صاحب نے مہمانوں کو اسلام کا تعارف کروایا اور مذاہب کے درمیان رواداری اور باہم گفت وشنید کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا جس کی مہمانوں نے پر زور تائید کی۔اس کے بعد مہمانوں نے بہت سے سوالات کئے جن کے تفصیل سے جواب دیئے گئے۔ میٹنگ دو گھنٹہ جاری رہی۔آخر پر سب مہمانوں کو شام کا کھانا دیا گیا۔میٹنگ میں ۲۰ سے زائد احباب نے مدد کی۔مورخہ ۱۷ فروری کو Ginnheim میں ایک تبلیغی نشست کی گئی۔ جس کا موضوع ''مسلمانوں کا جرمنی کے معاشرے میں جزب ہونا، ممکنات و مشکلات ''Integration der Muslime in Deutschland-Probleme und Möglichkeiten تھا۔اس نشست کی بڑے پیمانے پر تشہیر کی گئی اور ۵۰۰ دعوت نامے تقسیم کئے گئے اس موضوع پر اظہار خیال کے لئے مکرم ومحترم ہدائت اللہ حبش صاحب کو دعوت دی گئی تھی۔ اس میٹنگ میں تلاوت مکرم فلاح الدین صاحب نے کی۔اور عزیزم مصباح الدین صاحب (سٹوڈنٹ جامعہ یوکے) نے Moderator کے فرائض انجام دیئے۔

باقی صفحہ ۳ پر

Dietzenbach: شہر کی پارلیمنٹ میں جماعت کو خراج تحسین

Dietzenbach: شہر کی پارلیمنٹ میں دو دفعہ جماعت کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جس میں شہر کے تقریباً ۵۰۰ معززین شامل تھے۔برگا ماسٹر اور سپیکر نے سب حاضرین کو جماعت احمدیہ کے تعاون اور کام کے بارہ میں بتایا۔جس میں شہر میں وقار عمل اور دیگر رفاہی کام بھی شامل تھے۔خاص طور پر شہر کی اپیل پر سب سے پہلے جماعت احمدیہ Dietzenbach: کی طرف سے ایک نئی سیرگاہ میں کشمیر کا خاص پودہ ''چیل'' خرید کر تحفۃً پیش کیا گیا۔اس اجلاس میں خاص طور سپیکر خاتون نے بھی جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر تمام ممبران نے پُر تپاک طور پر تالیاں بجا کر جماعت کے ''حسنِ تعاون'' کی تعریف کی۔

(رپورٹ۔حمید اللہ ظفر، لوکل امیر ڈٹسن باخ)

مسجد بشارت Osnabrück میں Lions Club کے وفد کی آمد

Lions Club Heger Tor لائینز کلب Osnabrück کے وفد نے مسجد کو وزٹ کرنے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مسجد جانے کا پروگرام ترتیب دیا۔ لائینز کلب کے ممبران کو مسجد کے انتخاب کرنے میں مشکل پیش آ رہی تھی کہ اس مقصد کے لئے کون سی مسجد کا انتخاب کیا جائے، کون سے اسلامی مکتبہ فکر سے رابطہ کیا جائے۔ جو انھیں اسلام کی حقیقی تعلیم کے متعلق آگاہ کر سکے۔ لائینز کلب کو اس سلسلہ میں فیصلہ کرنے میں کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ چنانچہ لائینز کلب نے اس مشکل گھڑی میں مسجد کے انتخاب کے لئے Osnabrück شہر کی انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ اوسنابروک شہر کی انتظامیہ کی طرف سے Lions Club کو جماعت احمدیہ اوسنابروک کی ''مسجد بشارت'' کو اس مقصد کے لئے وزٹ کرنے کے لئے بہترین اور محفوظ قرار دیا گیا۔ Lions Club کے صدر President Mr.Jörg Kieback جو کہ جماعت احمدیہ کو جانتے تک نہ تھے۔ ان کے دل میں پھر بھی کچھ خدشات تھے۔ جن کو دور کرنے کے لئے وہ اوسنا بروک جماعت کے عہدیداران سے ملنا اور ہر قسم کی تسلی کرنا چاہتے تھے۔

مؤرخہ 06 فروری 2009 کو Mr.Jörg Kieback مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ تقریباً 3 گھنٹے تک یہ ملاقات جاری رہی۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق تفصیل کے ساتھ مکرم جہانزیب شاکر صاحب نے تعارف کروایا۔ اور مہمان نوازی کی گئی۔ Mr.Jörg Kieback نے اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لائینز کلب کے عہدیداران و ممبران کو مسجد وزٹ کروانے کے لئے 25 فروری کا دن مقرر کیا۔ جماعتی سطح پر ایک میٹنگ میں اس پروگرام کی تیاری کے لئے لائحہ ترتیب دیا گیا۔ مؤرخہ 25 فروری کو مقررہ وقت سے پہلے معزز مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مکرم ساجد احمد نسیم صاحب ریجنل مبلّغ اور مکرم ڈاکٹر داؤد مجوکہ صاحب نے جو کہ خصوصی طور پر مہمانوں کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے میونسٹر شہر سے تشریف لائے تھے مکرم جہانزیب شاکر صاحب، مکرم ڈاکٹر ملک وسیم احمد صاحب اور خدام کی ٹیم کے ساتھ مل کر معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ شام 07:00 بجے اس پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم ڈاکٹر ملک وسیم احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر داؤد مجوکہ صاحب نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہہ کر استقبالیہ کلمات کہے۔ پھر Mr.Jörg Kieback نے کلب کے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے اور جماعت احمدیہ کے افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کچھ تعارفی کلمات کہے۔

ان کے بعد مکرم جہانزیب شاکر صاحب نے معزز مہمانوں کی خدمت میں Powerpoint کے ذریعہ ایک Presentation کی شکل میں اسلام اور احمدیت اور جماعت احمدیہ کی عملی خدمات کا تفصیلی تعارف کروایا۔ اس کے بعد مہمانوں کو سوالات کا موقع فراہم کیا گیا۔ معزز مہمانوں نے جہاد، اسلام اور دہشتگردی، اسلامی تعلیمات میں عورتوں اور مردوں کے حقوق کے بارہ میں، عورت اور مرد مسجد میں ساتھ ساتھ اکٹھے کھڑے ہو کر نماز کیوں ادا نہیں کر سکتے، احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں بنیادی فرق، دوسرے مسلمان احمدیوں کو کیوں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں، کیا احمدی حج کر سکتے ہیں، احمدی پاکستان میں کیوں اسلامی شعائر اور اسلامی تعلیم کو اپنا نہیں سکتے، مسلمان کیوں مادی ترقی کے لحاظ سے پسماندہ ہیں، احمدی تعلیمی لحاظ سے کیا کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، احمدی اسلام کی پُرامن تعلیم کو پھیلانے اور دوسرے مسلمانوں کو اس کا شعور دلانے میں کیا کردار ادا کر رہے ہیں، خلافت کیا ہے، خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے، جیسے مختلف موضوعات کے بارہ میں سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے اور مہمانوں نے جوابات کو خوب سراہا۔ رات 09:00 بجے مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اور کھانے کے دوران بھی ہر ٹیبل پر معزز مہمانوں کے مزید سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ 22:20 بجے کلب کے صدر صاحب نے ایک بار پھر جذباتی رنگ میں شکریہ ادا کیا۔ اور احمدی نوجوانوں کو Praktikum کے سلسلہ میں اور چیریٹی پروگراموں میں عملی مدد مہیا کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اور خاکسار مکرم رانا وسیم احمد کی خدمت میں Humanity First کے لئے مبلغ 500,00 یورو کا عطیہ پیش کیا۔ انہوں نے دوبارہ آنے کا اظہار پرجوش انداز میں کیا۔ آخر پر مکرم جہانزیب شاکر صاحب اور خاکسار نے جماعت اوسنابروک کی طرف سے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور انھیں مزید اس قسم کے پروگراموں میں شمولیت کی دعوت دی۔ اس پروگرام میں کل 45 معزز مہمان شامل ہوئے۔ لائینز کلب 205 ممالک میں سماجی اور معاشرتی سرگرمیاں سرانجام دے رہا ہے اسکے ممبران میں زیادہ تر بڑے بڑے تاجر، کمپنیوں کے مالک، اعلیٰ آفیسرز، معروف قانون دان اور معروف ڈاکٹرز وغیرہ شخصیات شامل ہیں۔ ان کا ماٹو ''We Serve'' ہے۔ کلب اوسنابروک 1985 میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ اوسنابروک اور اردگرد کے علاقوں میں بچوں سے متعلقہ مختلف فلاحی پروگرام سرانجام دے رہا ہے۔

(رپورٹ۔ رانا وسیم احمد صدر جماعت اوسنابروک)

Offenbach جماعت کی سرگرمیاں

Offenbach: ماہ فروری میں مسجد ''بیت الجامع'' میں ۴ نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست میں SPD سیاسی پارٹی کا وفد مسجد میں آیا۔ اس وفد میں حلقہ سے منتخب شدہ صوبائی اسمبلی کی ممبر Frau Haberman اور آؤس لینڈر بائیراٹ کے چیئر مین Herr Abdul Qader Rafud شامل تھے۔ یہ دونوں ممبران جماعت احمدیہ کے پرانے دوست ہیں۔ اور جماعت کے حق میں ہمیشہ آواز اٹھاتے رہے ہیں۔

اس موقع پر نیشنل سیکرٹری تعلیم مکرم وسیم غفار صاحب نے جماعت احمدیہ کے تعلیمی نظام کا خصوصاً تعارف کروایا۔ نیز انکو بتایا کہ اسکولوں میں جرمن زبان میں اسلام کی تعلیم کیلئے ہم اساتذہ تیار کر رہے ہیں۔ نیز انہیں ''بیت السبوح'' آنے کی دعوت بھی دی گئی۔ یہ گفتگو دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ ان کو جماعت کا لٹریچر بھی دیا گیا۔

دوسری نشست میں Linke پارٹی کے صوبائی اسمبلی کے امیدوار تشریف لائے۔ جماعت کے ساتھ ان کا پہلا تعارف تھا جو کہ مکرم وسیم غفار صاحب نے کروایا۔ ان کے ساتھ ۱۲ دیگر نوجوان بھی گفتگو میں شامل تھے۔ اور آئندہ بھی اس تعلق کو قائم رکھنے کا اظہار کیا۔

مورخہ ۱۱ فروری کو ۲۰ افراد پر مشتمل ایک وفد مسجد میں آیا۔ جس میں شہر Offenbach کی برگا ماسٹرین Frau Birgit Simon اور آؤس لینڈر بائیراٹ کے چیئر مین Herr Abdul Qader Rafud اور سوشیال کی عدالت کے اعزازی جج کے علاوہ ۱۵ تنظیموں کے نمائیند گان شامل تھے۔ یہ وفد دو گھنٹہ تک مسجد میں رہا۔ اس وفد کے ساتھ گفتگو میں مکرم وسیم غفار صاحب مکرم مختار احمد وڑائچ صاحب اور مکرم عمران قیصر صاحب نے حصہ لیا اور انہیں خوش آمدید کہا۔ اور جماعت اور جماعت کے شعبہ تعلیم کا تفصیلی تعارف کروایا۔ اس موقع پر ایک کتابوں کا سٹال بھی لگایا تھا جس سے انہوں نے استفادہ کیا۔

مورخہ ۱۲ فروری کو Offenbach Stadt اور Ausländerbeirat.Stadt und Kreis کے زیر انتظام Religion Dialog کے عنوان سے ایک پروگرام ہوا جس میں جماعت احمدیہ کو بھی دعوت دی گئی۔ اس پروگرام کا مقصد ایک ایسا کتابچہ شائع کرنا تھا جس میں Offenbach کے مختلف مذاہب اور ان کی عبادت گاہوں کا تعارف ہو۔ اس میٹنگ میں مکرم میر عبداللطیف صاحب لوکل امیر اور عزیزم فہیم غفار صاحب عزیزم فلک شیر، عزیزم مظفر وڑائچ اور عزیزم ثاقب خان شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر صرف جماعت احمدیہ نے ایک معلوماتی سٹال لگایا۔ جسے بہت سراہا گیا۔ ''بیت الجامع'' کے متعلق ایک معلوماتی کتابچہ بھی رکھا گیا۔ تقریباً ۷۰ افراد نے یہ کتابچہ حاصل کیا۔ اور ان افراد نے اپنے ایڈریس بھی دیئے۔ اس موقعہ پر انہیں امن کانفرنس کی تجویز بھی متعارف کروائی۔

مورخہ ۲۴ فروری کو مکرم میر عبدالطیف صاحب، عزیزم فہیم غفار صاحب اور مکرم عمران قیصر صاحب پر مشتمل ایک وفد نے شہر کی برگر ماسٹرین سے ملاقات کی اور امن کانفرنس کے سلسلہ میں ان سے مفصل بات کی اس سلسلہ میں انہوں نے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور اس پروگرام کو بہت سراہا۔ اس کے علاوہ جماعت کا لٹریچر بھی انہیں دیا گیا۔ اسی روز Intigration کے شعبہ کے انچارج Herr Lugi Masala کے ساتھ ملاقات کی گئی یہ صاحب ایک Webseit کے ذریعہ Offenbach کی مختلف مذہبی تنظیموں اور ان کی عبادت گاہوں کا تعارف کروانا چاہتے ہیں اس موقعہ پر ان سے تفصیلی بات ہوئی۔ اس کے علاوہ Sports und Kultur forum کے صدر سے بھی ملاقات کی گئی کیونکہ کتابچہ کی اشاعت کے لئے یہ بھی ذمہ دار افراد میں شامل ہیں۔ انہیں بھی جماعتی لٹریچر دیا گیا دوران ماہ ۳۰ افراد پر مشتمل ایک وفد Frankfurt Griesheim سے مسجد بیت الجامع دیکھنے تشریف لائے مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے ان کو اسلام اور جماعت کا تعارف کروایا اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ اور ترجمانی کے فرائض مکرم فہیم غفار صاحب نے انجام دیئے۔ اس گروپ کے ساتھ ایک ترکی نوجوان بھی تھا۔ جو جماعت کی اسلام کے متعلق تعلیم سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے جماعت سے مستقل رابطے کی خواہش کا اظہار کیا۔

(پورٹ۔ میر عبداللطیف، لوکل امیر اوفن باخ)

بقیہ تقاریر جلسہ سالانہ۔

جس وقت آنحضرت ﷺ نے رشتہ داروں کو دعوت اسلام دی اس وقت آپؓ کی عمر 9 یا 10 سال کی تھی۔ دوسروں نے تو استہزاء کیا مگر آپؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بیشک میں چھوٹا اور کمزور ہوں لیکن میں ہمیشہ آپ کے ساتھ کھڑا رہونگا۔ آپ نہایت جری تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق آپ ﷺ کے بستر پر بلا تامّل لیٹ گئے اور کفار مکہ سے ذرا نہ ڈرے۔ آپؓ کی شادی آنحضرت ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے ہوئی جن سے آپؓ کے بیٹے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پیدا ہوئے۔

جب آپ منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو امت مسلمہ سب سے خطرناک دور سے گزر رہی تھی۔ آپ کی چار سالہ خلافت کا دور امن کے قیام کی کوششوں میں گزرا۔ آپ کے انصاف کا نظام بے نظیر تھا۔

مسجد خدیجہ برلن میں مہمانوں کی کثرت سے آمد

Berlin:۔جیسا کہ قارئین کو علم ہوگا کہ مسجد خدیجہ برلن کی تعمیر اور افتتاح کے وقت جماعت کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔مگر یہ مخالفت بیسود ثابت ہوئی اور افتتاح کے بعد سے اب تک مسجد کے دیدار کے لئے عوام کا تانتا بندھا رہتا ہے۔کیا خواص اور کیا عوام، یوں لگتا ہے کھینچے چلے آرہے ہیں۔اس وقت صرف فروری 2009ء کی کچھ رپورٹز پیش کی جارہی ہیں جس سے قارئین کو اندازہ ہوگا کہ مسجد میں کس قدر آمدورفت ہے۔

مورخہ ۱۱ فروری کو ایک سکول کی ساتویں کلاس مسجد خدیجہ میں آئی۔جس میں ۳۴ بچے اور ان کی ٹیچر شامل تھیں۔ ان کو جماعت اور اسلام کی انفارمیشن دی گئی اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔

مورخہ ۱۲ فروری کو چرچ کے چھ (6) افراد مسجد میں آئے ان کو بھی مسجد، اسلام احمدیت اور قرآن کے بارے میں معلومات دیں گئیں اور ان کے تجسس بھرے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

مورخہ ۱۳ فروری کو چوتھی کلاس کے ۲۶ بچے اور تین ٹیچرز مسجد میں تشریف لائے۔ان کو بھی جماعت اور اسلام کی انفارمیشن دی گئی اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔مورخہ ۱۷ فروری کو دو ہمسائے مسجد میں آئے۔ انہوں نے بہت محبت کا اظہار کیا۔ان کو بھی جماعت اور اسلام کی پُرامن تعلیم کے بارہ میں معلومات دی گئی۔

مورخہ ۱۸ فروری کو چرچ کی Frau Eveline Roetger مسجد میں آئیں۔ان کے ساتھ ۲ سٹوڈنٹس بھی تھے۔ان کو مسجد کا تعارف کروایا گیا۔اس کے علاوہ ایک فیملی نے بھی مسجد کا وزٹ کیا۔

مورخہ ۲۲ فروری کو ایک گروپ نے مسجد کا وزٹ کیا۔ان کو MTA ،جماعت احمدیہ اور اسلام کی انفارمیشن دی گئی اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔

مورخہ ۲۱ فروری کو ایک اور چرچ کے چھ افراد ۲۲ بچوں کے ساتھ مسجد میں آئے۔ان کو بھی جماعت اور اسلام کی انفارمیشن دی گئی، ان کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے

مورخہ ۲۶ فروری کو ۲۴ افراد مسجد میں آئے یہ مسجد کے ہمسائے تھے۔ان کو بھی جماعت اور اسلام کی انفارمیشن دی گئی۔مورخہ ۲۷ فروری کو ریڈیو RBB کے افراد مسجد میں سارا دن رہے اور جماعت کے متعلق انفارمیشن لیتے رہے۔اس دن ۱۲۹ افراد مسجد میں آئے اس کی خبر انہوں نے ۳۰ منٹ تک ریڈیو پر نشر کی۔

مورخہ ۲۸ فروری کو ۲۹ افراد نے مسجد کو وزٹ کیا۔ان کو بھی اسلام احمدیت اور قرآن کے بارے میں انفارمیشن اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔اس کے علاوہ ریڈیو SFB نے Islam und Tolarence پر ۱۰ منٹ کا پروگرام نشر کیا۔اس کے علاوہ ایک اخبار میں خبر بھی شائع ہوئی۔

لوکل امارت Freinsheim: اور SPD کے وفود کی گفت وشنید

لوکل امارت Freinsheim: مورخہ ۱۷ فروری کو خاکسار، مکرم مظفر احمد ظفر صاحب لوکل امیر اور مکرم اعجاز احمد صاحب صدر جماعت Freinsheim نے پارٹی SPD کے ایک وفد کے ساتھ ان کی خواہش پر ملاقات کی۔جن میں ان کے قومی اسمبلی کے امیدوار بھی شامل تھے۔اس میں ہم نے ان کو اسلام اور احمدیت بارے میں بتایا۔اسلام کی حقیقی تصویر سن کر وہ بہت حیران ہوئے اور پھر بہت سے سوالات کئے جن کے جوابات دئے گئے۔ اس میٹنگ میں ان کے ۲۵ افراد شامل تھے۔ان کو تقریباً ۸۰ کتب بھی دی گئیں۔جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاد والا معرکۃ الآراء خطاب بھی شامل تھا۔

(رپورٹ۔رانا اکرام الحق)

چیف میئر کا پریس سمیت مسجد ''بیت السمیع'' Hannover: کا دورہ

لوکل امارت Hannover: امورخہ ۱۳ فروری کو OB Herr.Stephan Weil چیف میئر نے مسجد کا دورہ کیا۔اس کے ساتھ پریس اور میڈیا نمائندہ بھی تھے۔OB نے لجنہ کے نمائندہ سے بات بھی کی اور خوشی کا اظہار کیا اور جماعت میں لجنہ کی تعداد اور برابری کا نظام اور ان کے لئے باقائدہ نماز وغیرہ کے لئے الگ حصہ کی تعمیر کو پہلی مرتبہ دیکھا۔جناب OB نے مردوں اور عورتوں کو نصیحت کی اپنے بچوں کو باقائدہ کنڈرگارٹن بھیجیں۔اس پروگرام کے لئے مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ کو خاص طور پر بلایا گیا تھا۔انہوں نے جماعت کا تعارف کروایا۔اس طرح یہ پروگرام ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔آخر پر احباب کو ریفریشمنٹ بھی دی گئی۔

بقیہ فرنکفرٹ میں تبلیغی سرگرمیاں

اس نشست میں حاضری ۲۵ رہی جن میں دو امریکن اور تین جرمن احباب وخواتین بھی شامل تھے۔اس پروگرام کے آخر پر سب کو ریفریشمنٹ بھی دی گئی۔دوران ماہ ایک نوجوان جرمن اور ایک جرمن خاتون بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔جن کا تعلق بالترتیب حلقہ Ginnheim اور Bornheim سے ہے

(رپورٹ۔چوہدری صغیر احمد سیکرٹری تبلیغ)

نماز پڑھنے کا طریق

قسط۲، آخری قسط (مقصود احمد علوی)

حضور علیہ السلام کے اِن پُرمعارف اور پُرمغز ارشاداتِ عالیہ کا ماحصل یہ ہے کہ:

الف: ارکانِ نماز باطنی اور قلبی کیفیّات پر اثر انداز ہونے کیلئے مقرر کئے گئے ہیں یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ روح اور قلب کا تذلّل اور انکسار اِن ظاہری حرکات کا موجب بنتا ہے۔

ب: نماز میں قیام اور رکوع وسجود خدا تعالیٰ کے حضور ادب، انکساری، عاجزی اور تذلّل کے اظہار کیلئے ہیں۔

ج: عبادت کی روح دل کی کیفیّت اور اُس کے ماتحت انسانی اعمال کے صدور کا نام ہے۔ ارکانِ نماز دراصل روحانی نشت و برخاست ہیں۔ اِس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ قیام اور رکوع وسجود اِس طور سے ہوں کہ اِن کا اثر دل پر پڑے اور ساتھ ساتھ دل بھی قیام کرے، رکوع کرے اور سجدہ ریز ہو۔

د: نماز میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ عاجزی و انکساری کے اظہار کا تقاضا ہے کہ ارکانِ نماز چاہے وہ افعال کے رنگ میں ہوں یا اقوال کے رنگ میں پوری تسلی اور اطمینان سے ادا ہوں۔تب ہی ممکن ہے کہ حضورِ قلب ہو جو نماز کی روح ہے۔

ذ: نماز میں مختلف حرکات وسکنات کے دوران اللہ تعالیٰ کے حضور اُس کی تسبیح وتحمید بیان کرنے کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی مانگی جاتی ہیں۔ اگر ہم غور کریں تو اِسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ نماز میں قیام، رکوع اور سجود کی حالت میں جو کچھ بھی کہا جاتا ہے عموماً رٹے ہوئے مخصوص الفاظ جلدی جلدی دہرائے یا پڑھے جاتے ہیں۔ اگر ہم سورہ فاتحہ پڑھنے یا رکوع وسجود، قومہ اور جلسہ وغیرہ کے دوران کی جانے والی تسبیحات، تسمیع اور دعاؤں کی اپنی رفتار پر غور کریں تو ہم حیران ہو جائیں گے کہ کوئی بھی انسان کسی دنیاوی اہم شخصیّت کے ساتھ بھی اتنی تیزی سے گفتگو نہیں کرتا جتنی تیزی سے ہم خالقِ کائنات کے حضور اپنی مناجات پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ اِتنی تیزی اور تند رفتاری سے اللہ تعالیٰ سے بات کرنا اور اُس سے کچھ مانگنا کیا آدابِ گفتگو کے خلاف نہیں؟ اللہ تعالیٰ سے ٹھہر ٹھہر کر ایک عاجز اور مسکین فقیر کی طرح ادب سے بات کرنی چاہئے۔یہی طریق اُس کی رحمت کو جوش دلانے کا ہے۔

ر: نماز میں دل، زبان اور جسم تینوں کا حصہ ہے۔دل کا تعلق نماز کے باطنی حصہ سے ہے جو یہ کہ اِس میں توجہ، خشوع اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہو۔ زبان سے انسان حمد وثناء، ذکر، تلاوت اور مناجات کرتا ہے۔ اِن کلمات کو ادا کرنے میں بھی انکسار، عجز، مسکینی، لجاجت اور الحاح ہونا چاہئے۔جسم سے ادب اور تعظیم کا اظہار ہو۔ یعنی انسان ایک عاجز فقیر کی طرح اپنے مولا کے حضور دست بستہ ایسے انداز سے کھڑا ہو جس سے خضوع کا اظہار ہو رہا ہو۔ یہ نماز کا ظاہری حصہ ہے۔

ز: دل اور زبان کے حصوں کے بیان کے بعد جسم کے ذریعہ ارکانِ نماز کی ادائیگی کے طریق کی کسی قدر تفصیل پیش کی جاتی ہے۔ اِنکو عمدگی سے ادا کرنے کی بہت زیادہ اہمیّت ہے کیونکہ اِن کا اثر پھر باطن پر پڑتا ہے اور لذّت اور سرور کی وہ کیفیّت پیدا ہوتی ہے جو نماز کی روح ہے۔ پیارے آقا حضرت مسیحِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات میں سے یہ جملہ مَیں مکرر درج کرتا ہوں۔فرمایا: ''اب اگر ظاہری طریق میں صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جائیں اور اسے بارِ گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جائے تو تم ہی بتاؤ اِس میں کیا لذّت اور حظ آسکتا ہے۔''

ڑ: نماز کی پانچ شرائط ہیں۔وقت، طہارت، ستر عورت یعنی پردہ پوشی، قبلہ اور نیّت۔اِن میں سے طہارت اور سترِ عورت کے حوالہ سے خاکسار یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے پہلے اپنے جسم اور لباس کی صفائی اور پاکیزگی کی طرف ضرور توجہ کر لینی چاہئے۔ لباس باوقار اور صاف ستھرا ہونا چاہئے۔لباس کے کسی کپڑے پر بھی کچھ لکھا ہوا یا نقش ونگار بنے ہوئے نہیں ہونے چاہئیں۔

تکبیرِ تحریمہ:

نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی سنّت سے ثابت ہے کہ آپ تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے۔ بعض احباب ہلکا سا اوپر کو اشارہ کر دیتے ہیں جو درست نہیں۔ہاتھ اتنے اُونچے اُٹھائے جائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر تک پہنچ جائیں۔کانوں کو ہاتھ لگانا ضروری نہیں۔ہتھیلیاں نیم قبلہ رُخ ہوں۔انگلیاں نہ بہت کشادہ اور کھلی ہوں اور نہ بالکل بند اور باہم ملی ہوئی بلکہ عام طبعی حالت میں ہوں۔

ہاتھ باندھنا:

تکبیر کے بعد ہاتھ سینے کے نچلے حصہ پر باندھنا سنّت ہے۔ درست طریق یہ ہے کہ دایاں ہاتھ اُوپر اور بایاں نیچے ہو۔دائیں ہاتھ کی تین درمیانی انگلیاں بائیں کلائی پر ہوں اور انگوٹھے اور چھنگلی سے جوڑ کے قریب سے کلائی کو پکڑے ہوئے ہو۔

قیام:

بالعموم قیام میں زیادہ غفلت برتی جاتی ہے اور اِس میں کئی قسم کی غلطیاں راہ پا گئی ہیں۔درست طریق کی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص کھڑا ہو سکے اُس کیلئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے۔باجماعت نماز میں ایڑیوں کی مدد سے صف کو سیدھا کرنا چاہئے یعنی ایڑیاں صف کے کنارے پر آنی چاہئیں اور کندھے سے

باقی صفحہ ۴ پر

Vol. 14 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 4
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

بقیہ۔نماز پڑھنے کا طریق

کندھا ملا کر کھڑا ہونا چاہئے۔ نہ تو ایک ٹانگ پر وزن ڈال کر کھڑا ہونا چاہئے اور نہ ہی دونوں پاؤں کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو بلکہ عام طبعی حالت میں دونوں ٹانگوں پر برابر وزن ڈال کر کھڑا ہونا چاہئے۔ اِسی طرح پاؤں کا ہلانا یا آگے پیچھے کرنا درست نہیں۔ گردن قدرے آگے کو جھکی ہوئی ہو اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر مرکوز رہنی چاہئے۔ سامنے دیوار پر یا اگلے نمازیوں کی کمروں پر یا نظریں اِدھر اُدھر گھما کر دیکھنا درست نہیں۔

رکوع:

رکوع نماز کا ایک ضروری رکن اور فرض ہے۔ رکوع میں کمر اور سر برابر ایک سیدھ میں ہوں ہاتھ سیدھے اور گھٹنوں پر رکھے ہوں۔ اُنگلیوں سے اُن کو پکڑے ہوئے ہو۔ اگر کوئی شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے پوری طرح رکوع نہ کر سکے تو سر کو حسبِ سہولت جھکانے سے رکوع ادا ہو جائے گا۔

قومہ:

رکوع کے بعد کھڑے ہونے، ہاتھ کھلے رکھنے اور کھڑے کھڑے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد پڑھنے کو قومہ کہتے ہیں۔ اِس میں سوائے اِس کے کہ ہاتھ کھلے رکھے جاتے ہیں، کھڑا ہونے کے لحاظ سے قیام کی طرح ہی دیگر امور کا خیال رکھا جاتا ہے۔

سجدہ:

زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔ یہ نماز کا ضروری رکن اور فرض ہے۔ سجدہ کرنے والا اپنے دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، ناک اور پیشانی زمین پر رکھتا ہے۔ اِسی طرح اُس کے دونوں پاؤں بھی زمین سے لگے ہوئے ہونے چاہئیں۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان ہو۔ کہنیاں زمین سے کسی قدر اُٹھی ہوئی اور بازو پہلوؤں سے الگ ہوں۔ پیٹ رانوں کے ساتھ لگا ہوا نہ ہو۔ نماز میں سجدہ کی بہت زیادہ اہمیّت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حضور تذلّل اور اظہارِ عجز وانکسار کا انتہائی مقام ہے اور یہ حالت قربِ الٰہی اور قبولیّتِ دُعا سے خاص مناسبت رکھتی ہے۔ اِس لئے جہاں تک ممکن ہو سجدہ کی کیفیّت کے حظ اور سرور کیلئے اِسے پورے طور پر ادا کرنا چاہئے۔ اگر بیماری یا عذر کی وجہ سے اِس طرح پر سجدہ نہ کر سکے تو جتنا ہو سکے اتنا ہی سر کو جھکا دینے سے سجدہ ادا ہو جائے گا۔

جِلسہ:

پہلے سجدہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ یہ واجب ہے۔ جلسہ کی حالت میں بیٹھنے کا درست طریق یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھا جائے جبکہ دایاں پاؤں اِس طرح کھڑا رکھے کہ اِس کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ دونوں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب ہوں اور اِن کی انگلیاں بھی عام طبعی حالت میں ہوں، نہ بہت کشادہ اور نہ بہت بند اور سیدھی قبلہ رُخ ہوں۔ اگر بوجہ بیماری یا معذوری کوئی شخص اِس طرح نہ بیٹھ سکے تو جس طرح بھی اُسے سہولت ہو بیٹھ سکتا ہے۔

قعدہ:

دوسری رکعت کے دونوں سجدات کے بعد جب بیٹھ کر تشہد پڑھتے ہیں تو اِسے قعدہ کہتے ہیں۔ اگر دو رکعات والی نماز ہو تو تشہد کے بعد درود شریف اور دُعائیں پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں۔ تین یا چار رکعات والی نماز میں یہ درمیانی قعدہ کہلاتا ہے اور تشہد کے بعد حسبِ طریق تیسری اور چوتھی رکعت پڑھی جاتی ہے۔ بیٹھنے کے طریق کے لحاظ سے جلسہ اور قعدہ میں کوئی فرق نہیں۔

(طریق ارکانِ نماز ماخوذ از فقہ احمدیہ حصہ اوّل صفحہ ۸۹ تا ۹۰)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں نماز کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے ایسے رنگ میں اِسے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس رنگ میں حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے توقع کرتے ہیں۔ آمین۔

خلفاء راشدین ۔ سیرت و کارنامے

خلاصہ تقاریر بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء

تلخیص مرزا عبدالحق

خلفاء راشدین کی سیرت و کارنامے کے موضوع پر طائرانہ مگر گہری نظر ڈالتے ہوئے مکرم شاہد احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ البانیہ نے اپنی تقریر میں بیان کیا آنحضورﷺ کے صحابہ جنہوں نے حسن عمل کے ساتھ پیروی کی کے متعلق قرآن کریم مژدہ سناتا ہے کہ ”اللہ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے“ انہی میں سے جو خلافت کی مسند پر متمکن ہوئے خلفاء راشدین کہلائے۔

حضرت ابوبکرؓ

پہلے خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکرؓ کا نام عبداللہ ابن عثمان تھا ۔ظہور اسلام سے قبل آپ رؤساء قریش میں محترم تھے۔ آپؓ نے رسوم جاہلیت سے کلیۃً اجتناب کیا۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مردوں میں سے سب سے پہلے پیغام اسلام بلا تامل قبول کیا نیز یہ کہ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے آنحضورﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ آپؓ پہلے ہیں جنہوں نے خانہ کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر تبلیغ شروع کی چنانچہ قریش کے حملہ کے باعث زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئے۔

آپؓ کے اعزاز میں ایک رات بھی ہے جس رات آنحضرتﷺ کی معیت میں آپؓ غار میں داخل ہوئے اور وہ دن بھی جب آنحضرتﷺ کی وفات پر کچھ عرب قبائل یکدم مخالف ہو گئے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو منصب خلافت پر فائز ہوتے ہی اعلان فرمایا کہ اگر کوئی اونٹ کی ایک رسی بھی اس مد میں دینے سے انکار کرے گا تو بھی اس سے جنگ کروں گا۔ خلافت اولیٰ کے آغاز ہی میں فتنہء ارتداد زوروں پر تھا ایسی بغاوت کے وقت اصحاب نے ملک شام کے لئے تیار لشکر کو روکنے کی تجویز دی تو آپؓ نے اسے ردّ کرتے ہوئے نہایت جرأت سے فرمایا ”آنحضرتﷺ کا تیار کردہ لشکر روک نہیں سکتا خواہ مدینہ میں مسلمان عورتوں کی لاشیں کُتّے گھسیٹتے پھریں۔ غربت کا لباس پہنے ہوئے دین کی خاطر سب کچھ قربان کرنے والے خلیفۂ اوّلؓ 61 سال کی عمر میں خدا کے حضور حاضر ہو گئے

حضرت عمرؓ بن الخطاب:

دوسرے خلیفۃ الرسول حضرت عمرؓ بن الخطاب کے بارہ میں مکرم مربی صاحب نے بتایا کہ آپ کی زندگی اسلام کا ایک روشن باب ہے۔ قرآن کریم کی تاثیر سے متاثر 27 سالہ نوجوان یعنی حضرت عمرؓ، آنحضرتﷺ کی تربیت سے فیض یافتہ، عظیم انقلابات لانے کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔ آج صدیوں بعد بھی آپ کے دور کا قائم کردہ عدل وانصاف، مساوات، اور آزادئ مذہب کو دُنیا بھر میں رشک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ کے دور میں علم کی ترویج کے لئے اعلیٰ مدارس اور تحقیق کے مراکز کی تعداد بارہ ہزار سے زائد تھی۔ آپ کے دور میں عراق، ایران، شام، مصر، اور بلاد مغرب خلافت اسلامیہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے رسوم جاہلیت کو سختی سے ختم کر دیا۔ آپ کی آنحضرتﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آنحضرتﷺ کے وصال پر تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے کہ جو کہے گا کہ آپؐ فوت ہو گئے ہیں اسکا سرتن سے جدا کر دوں گا۔ راتوں کو غرباء کی مدد کے لئے اکیلے پھرنے والے عمرؓ جن کی اپنی قمیص 30 جگہ سے مرمت کی ہوئی تھی دن بھر خلافت کی ذمہ داریوں کو ادا کرتے گزارتے تو چند لمحے آرام کی خاطر ناریل یا کھجور کے پتوں پر ہی فروکش ہو جاتے۔

حضرت عثمانؓ:

محترم مربی صاحب نے تیسرے خلیفۃ الرسول حضرت عثمانؓ کے بارہ میں اپنی تقریر میں فرمایا کہ آپ کو ذوالنّورین اس لئے کہا جاتا تھا کہ آنحضرتﷺ کی دو صاحبزادیاں، حضرت رقیہؓ اور حضرت اُم کلثومؓ یک بعد دیگرِ آپؓ کے عقد میں آئیں۔ آپؓ اپنی قوم میں سب سے افضل تھے۔ آپؓ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اسلیئے کاتب وحی ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ طبیت میں حیاء غالب تھی۔ آپؓ اسلام سے پہلے بھی برائیوں سے مجتنب رہے۔ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ آپؓ اوّلین اسلام لانے والوں میں سے تھے جس کے باعث شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ قریش کے ظالمانہ رویہ پر اپنی زوجہ حضرت رقیہؓ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ آپ میں محبت رسولؐ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش تھے۔ مدینہ میں ایک یہودی کے کنویں سے پانی لینا پڑتا تھا جو مسلمانوں کو روکتا تھا۔ آنحضرتﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کون ہے جو مسلمانوں کے لئے کنواں خریدے۔ آپؓ نے 20 ہزار درہم سے کنواں خرید کر عام استعمال کے لئے مسلمانوں کے سپرد کر دیا۔ آپؓ کو تاریخ اسلام میں یہ اعزاز حاصل ہے کہ حدیبیہ کے مقام پر سن 6 ھجری میں آنحضرتﷺ کی نمائندگی میں قریش مکہ سے صلح کی شرائط طے کیں۔ اس موقعہ پر گفتگو لمبی ہونے سے کچھ دیر ہو گئی جس پر یہ افواہ پھیل گئی کہ کفار نے آپ کو قتل کر دیا ہے۔ اسی وقت آنحضرتﷺ نے بدلہ لینے کے لئے صحابہؓ سے بیت رضوان لی۔ بعد میں یہ افواہ غلط ثابت ہوئی۔ آپؓ کا سب سے بڑا کام قرآن کریم کو جو اس وقت بعض علاقوں میں مختلف قراءتوں میں پڑھا جانے لگا تھا، حضرت ابوبکرؓ کے دور میں کتابی شکل میں مرتب شدہ نسخہ کی نقول تیار کر کے مختلف علاقوں میں بھجوانا ہے۔ آپؓ کے دور میں بحری بیڑا تیار ہوا جس کے ذریعہ اہم فتوحات ہوئیں۔ آپؓ کے دورِ خلافت کے آخر میں شر پسندوں نے خطرناک سازشیں شروع کر دیں اور آپؓ سے خلافت کی ردا اُتارنے کا مطالبہ شروع کر دیا مگر آپؓ نے آنحضرتﷺ کی ہدایت کے مطابق یہ کرتا اُتارنے سے انکار کر دیا۔ شر پسندوں نے آپ کے گھر کو گھیر لیا اور پانی تک بند کر دیا مگر آپ نے مسلمانوں کا خون بہانے سے گریز کیا اور لڑائی کی اجازت نہ دی۔ دُشمنانِ خلافت بالآخر آپؓ کے گھر میں داخل ہو گئے اور ایسی حالت میں جب کہ آپ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے حملہ کر کے آپؓ کو شہید کر دیا۔

حضرت علیؓ:

فاضل مقرر نے چوتھے خلیفۃ الرسول حضرت علیؓ کے بارہ میں بتایا کہ آپؓ آنحضرتﷺ کے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے۔ بچپن سے ہی آنحضرتﷺ کی تربیت و کفالت میں آنے کے باعث آپ کی ذات پر آنحضرتﷺ کے اخلاق کی گہری چھاپ تھی۔

باقی صفحہ 2 پر